کھانے۔ پینے۔ حقہ۔ افیون۔ کی تاک بُوا حسینی لیتی تھین۔ تحویلدار بھی بوا حسینی تھین۔ کپڑا بوا حسینی بنوا دیتی تھین۔ خانم صاحب بھی مولویصاحب کو بہت مانتی تھین۔ بلکہ مولویصاحب کی وجہ سے بوا حسینی کی عزت کرتی تھین۔

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ میری پرورش بوا حسینی نے اپنے ذمے لی تھی۔ اسلیئے مجھپر مولوی صاحب کی توجہ خاص تھی۔ یہ تو مین اپنی زبان سے نہین کہہ سکتی کہ مجھے کیا سمجھتے تھے۔ پاس ادب مانع ہے۔ اور لڑکیون سے زیادہ مجھپر تاکید تھی۔ مجھ ایسی کندۂ ناتراش کو اونھون نے آدمی بنایا۔ یہ اونھین کی جوتیون کا صدقہ ہے کہ جس امیر رئیس کی محفل مین گئی حیثیت سے زیادہ میری عزت ہوئی۔ اونھین کی بدولت آپ ایسے لائق فائق صاحبون کے جلسون مین مُنہ کھولنے کی جراءت ہوی۔ شاہی دربارون مین شرکت کا فخر حاصل کیا۔ اعلےٰ درجے کی بیگماتون کے محل مین گذر ہوا۔

مولویصاحب نے بہت ہی شفقت سے مجھے پڑھایا تھا۔ الف بے ختم ہونے کے بعد کریما۔ مامقیمان۔ محمود نامہ۔ صرف روان پڑھاکے۔ آمدنامہ یاد کروادیا۔ اسکے بعد گلستان شروع کرادی۔ دو سطرین پڑھاتے تھے۔ سبق حفظ کرایا جاتا تھا خصوصًا اشعار۔ لفظ لفظ کے معنے۔ فقرے فقرے کی ترکیب نوکِ زبان تھی۔ لکھنے پڑھنے پر بھی محنت لی۔ اِملا درست کرایا گیا۔ خط لکھوائے گئے۔ گلستان کے بعد اور کتابین فارسی کی پانی ہوگئی تھین۔ سبق اسطرح ہوتا تھا۔ جیسے آموختہ پڑھایا جاتا ہے۔ عربی کی صرف نحو اور دو ایک رسالے منطق کے پڑھے۔ سات آٹھ برس مولویصاحب کے پاس پڑھتی رہی۔ شاعری کے شوق کی ابتدا اور انتہا سے آپ خود واقف ہین اوسکے بیان کی کوئی ضرورت نہین۔

ہم نہین او نمین جو پڑھ لیتے ہین طوطے کی طرح
مکتبِ عشق و وفا تجربہ آموز بھی تھا

مکتب مین مجھ سمیت تین لڑکیان تھین۔ اور ایک لڑکا تھا۔ گوہر مرزا۔ حد کا شریر۔ اور بدذات۔ سب لڑکیون کو چھیڑا کرتا تھا۔ کسی کا مُنہ چڑھا دیا۔ کسی کے چٹکی لے لی۔

اوسکی چوٹی پکڑ کے کھینچ لی - اوسکے کان مم دکھا دیئے - دو لڑکیون کی چوٹی ایک مین جکڑ دی - کہین قلم کی نوک توڑ ڈالی - کہین کتاب پر دوات اولٹ دی - غرضکہ اوسکے مارے ناک مین دم تھا - لڑکیان بھی خوب ہی دہچیاتی تھین - اور مولویصاحب بھی قرار واقعی سزا دیتے تھے - مگر وہ اپنی آنی سے بانی سے نہ چوکتا تھا - سب سے بڑھ کے میری گت بناتا تھا - کیونکہ مین سب مین اکیلی اور بگلی سی تھی - اور مولویصاحب کے دباؤ مین بھی رہتی تھی - مین نے بھی مولویصاحب سے کہہ کہہ کے اکثر مار پٹوائی - مگر بے غیرت کسی طرح باز نہ آیا - آخر مین ہی چٹکیان کھاتے کھاتے عاجز آ گئی - میری فریاد پر مولویصاحب اوسکو بہت ہی بیدردی سے سزا دیتے تھے کہ خود مجھے ترس آ جاتا تھا -

گوہر مرزا کے اس مکتب مین آنے کا سبب بھی بوا حسینی تھین -

نواب سلطان علیخان ایک بڑے عالیخاندان رئیس تھے - توپ دروازے مین رہتے تھے - اون سے اور ننھو ڈومنی سے رسم تھا - اونھین سے یہ لڑکا پیدا ہوا - اگرچہ ننھو سے اور نوابصاحب سے اب ترک ملاقات ہوئے مدت گذر گئی تھی - مگر دس روپے ماہ بماہ لڑکے کی پرورش کے لئیے دیے جاتے تھے - اور بیگمصاحب سے چوری چھپے کبھی کبھی بلاکے دیکھ بھی لیا کرتے تھے - ننھو قاضی کے باغ کی رہنے والی تھی - وہین بوا حسینی کے بھائی کا گھر تھا - کھڑکی درمیان تھی - گوہر مرزا بچپنے ہی سے ذات شریف تھے - تمام محلے کا ناک مین دم کر رکھا تھا - کسی کے گھر مین ڈھیلا پھینک دیا - کسی لڑکے کی کنکیا چھین لی - کسی کی مرغی کی ٹانگین توڑ دین - کسی لڑکے سے چرکوؤن کا پنجرا دیکھنے کو مانگا اوسنے دے دیا - آپ نے کھڑکی کی تیلی کھولدی سب چرکوے پھر سے اوڑ گئے - غرضکہ طرح طرح کے آزار دیتے تھے - آخر ماں نے عاجز ہو کر محلے کی مسجد مین ایک مولوی صاحب کے پاس بٹھا دیا - یہان بھی آپ نے اپنے ہتکھنڈے نہ چھوڑے - تمام ہم مکتب لڑکون کو تنگ کرنا شروع کیا - اوسکے کرتے مین مینڈک چھوڑ دیا - اوسکی ٹوپی پھاڑ ڈالی - ایک لڑکے کی جوتی اوٹھا کے کنوئین مین ڈالدی - ایکدن مولویصاحب نماز پڑھ رہے تھے - حضرت نے اونکا نیا چڑھوان جوتا حوض مین تیرا دیا - خود بیٹھے سیر دیکھ رہے ہین - اتنے مین کہین مولوی صاحب سر پر پہونچ گئے - اب تو گوہر مرزا کی خوب ہی مرمت ہوئی - مولویصاحب نے مارے طمانچون کے منہ لال کر دیا - اور کان پکڑے ہوئے ننھو کے گھر پر آئے - دروازے پر سے پکار کے کہا "لو صاحب اپنا لڑکا لو ہم اسے نہ پڑھائینگے" یہ لڑکے مولویصاحب

تو اودھر گئے۔ گوہر مرزا مظلوم صورت بنائے روتا ہوا گھر میں آیا۔ اوسوقت اتفاق سے بوا حسینی بنّو سے بیٹھی باتین کر رہی تھین۔ لڑکے کا جو یہ حال دیکھا۔ آپ کو بہت ہی ترس آیا۔ لڑکے کے کرتوتون سے تو آگاہ نتھین۔ مولویصاحب کو بُرا بھلا کہنے لگین۔

بوا حسینی۔ "اے بنّے۔ مولوی کاہے کو مُوا قصائی ہے۔ لڑکے کا مُنہ مارے طمانچون کے سُجا دیا۔ اے لو۔ کان بھی تو لہو لہان کر دیئے۔ نا بی بی ایسے مولوی سے کوئی تو نج پڑھوائے۔ آخر ہمارے مولویصاحب بھی تو پڑھاتے ہاین۔ کیسا چمکار کے دلار سے پڑھاتے ہاین۔" بنّو نے چھوٹتے ہی کہا "پھر بوا حسینی اسکو بلا سے اپنے مولوی صاحب ہی کے پاس لیجاؤ۔

بوا حسینی۔ لے تو جاؤن۔ مگر دور بہت ہے۔"

بنّو۔ تمہارے بھائی کے ساتھ صبح کو بھجوا دیا کروگی۔ شام کو بُلوا لیا کروگی۔

بوا حسینی۔ اچھا۔ تو بھجوا دیا کرو۔

مولوی صاحب سے کچھ پوچھنا نہ تھا۔ اسلیئے کہ بوا حسینی کو اپنی حسن خدمت پر پُورا بھروسا تھا جانتی تھین کہ مولویصاحب انکار تو کرینگے نہین۔

دوسرے دن علی بخش (بوا حسینی کے بھائی کا نام تھا) گوہر مرزا کو ساتھ لیئے مٹھائی کا خوان سر پر رکھے بوا حسینی کے پاس پھونچے۔ بوا حسینی نے خوشی خوشی مٹھائی تقسیم کی۔ لڑکے کو مولوی صاحب کے پاس بٹھا دیا۔

گوہر مرزا سب سے زیادہ مجھی کو ستاتا تھا۔ دن رات داد بیداد کا غُل رہتا تھا۔ مولویصاحب نے اوسکو بہت بہت مارا۔ مگر اوسنے مجھے ستانا نہ چھوڑا۔ اسی طرح کئی برس گذر گئے۔ آخر میرے اوسکے صلح ہوگئی۔ یا یون کہیے کہ مین اوسکے ستانے کی خوگر ہوگئی۔

گوہر مرزا کے اور میرے سن مین کچھ ہی فرق ہوگا۔ شاید وہ مجھسے دو ایک سال بڑا ہو جس زمانے کا حال لکھ رہی ہون۔ میرا سن کوئی تیرہ برس کا ہوگا۔ اور گوہر مرزا کو چودھوان پندرھوان سال تھا۔

گوہر مرزا کے ستانے سے اب مجکو مزا آنے لگا تھا۔ اوسکی آواز بہت اچھی تھی۔ ڈومنی کا لڑکا تھا۔ قدرتی لے دار۔ بنانے مین مشاق۔ یوہی بوئی پھڑکتی تھی۔ اِدھر ان کے۔ بُرسے آگاہ۔ جب مولوی صاحب مکتب مین نہوتے تھے خوب جلسا ہوتا تھا۔ کبھی مین گانے لگی وہ بتانے لگا

کبھی وہ گا رہا ہے مین تال دے رہی ہون۔ گوہر مرزا کی آواز پر اور رنڈیاں بھی فریفتہ تھین۔ ہر ایک کمرے مین بلایا جاتا تھا۔ اوسکے ساتھ میرا جانا بھی ایک ضروری بات تھی کیونکہ بغیر میری اوسکی سنگت کے لطف نہ آتا تھا۔

سب سے زیادہ امیرجان اوسکے گانے پر غش تھین۔ مرزا صاحب آپ کو امیرجان یاد تو ہوگی

رسوا۔ یاد ہین۔ کہے جاؤ۔

امیرجان کا وہ زمانہ جب وہ مفتخر الدولہ بہادر کی ملازم تھین۔ اللہ رے جوبن کے ٹھاٹھ وہ اوٹھتی ہوئی جوانی۔

کھلتی کھلتی وہ چمپئی رنگت
بھولی بھولی وہ موہنی صورت
بانکی بانکی آدائین ہوکشر با
ترچھی ترچھی نگاہین قہر خدا

بوٹا سا قد۔ چھریرا بدن۔ نازک ہاتھ پاؤن۔

رسوا۔ اب تو مین نے جب اونکو دیکھا ہے۔ آگلنی پر ڈالنے کے لائق تھین۔ ایسی بری صورت ہوگئی تھی کہ دیکھا نہین جاتا تھا۔

امراؤ۔ کہان دیکھا تھا۔

رسوا۔ اونھین کے گھر مین دیکھا تھا۔ جنکے کمرے کے سامنے ایک شاہ صاحب گیروے کپڑے پہنے ہزار دانے کی تسبیح ہاتھ مین لیئے کھڑے رہتے تھے۔ اودھر سے جو نکلتا تھا اونکو سلام کرلیتو تھے۔ کبھی کسی سے سوال نہین کرتے تھے۔

امراؤ۔ سمجھ گئی۔ وہ شاہ صاحب اونکے عاشقون مین تھے۔

رسوا۔ جی ہان۔ کیا مین نہین جانتا۔

امراؤ۔ اچھا تو اب وہین رہتی ہین۔

رسوا۔ اونکی مصاحبت مین ہین۔

امراؤ۔ اور اونکا حال کیا ہے۔

رسوا۔ وہ ایک حکیم صاحب پر مرتی ہین۔

امراؤ۔ کون حکیم صاحب؟"

رسوا- آپ نہین جانتین - نام بھی بتا دونگا تو آپ نہ سمجھین گی - پھر کیا فائدہ۔

امراؤ- خیر- کچھ تو پتا دیجیے- مین سمجھ جاؤنگی-

رسوا- وہ نخاس------

امراؤ- خوب جانتی ہون - بی امیرجان اوس زمانے مین ایسی تھین کہ لوگ اِن کو ایک نظر دیکھنے کی آرزو کرتے تھے- مزاج مین وہ تمکنت تھی کہ ایسے ویسون کا ذکر کیا ہے اچھے اچھون کی دعا نہین قبول ہوتی تھی- ٹھاٹھہ بھی ایسے ہی تھے- چار چار بھربان ساتھ ایک گرد گردی لیے ہے- ایک کے ہاتھ مین پنکھیا ہے- ایک لٹیا لیے- ایک کے پاس خاصدان ہے- خدمتگار وردیان پہنے سواری کے ساتھ دوڑتے جاتے ہین-

امیرجان گوہر مرزا کے گانے پر غش تھین- خود گانا وانا جانتی نہین تھین- مگر گانا سُننے کا بڑا شوق تھا-

گوہر مرزا بچپنے ہی سے رنڈیون کا کھلونا تھا- ہر ایک اوس پر دم دیتی تھی- صورت شکل بھی پیار کرنے کے قابل تھی- رنگ تو کسی قدر سانولا تھا- مگر ناک نقشہ قیامت کا پایا تھا اوس پر نمک اور جامہ زیبی- شوخی- شرارت- کوئی بات ------

رسوا- کیون نہ ہو- کسی ان کا بیٹا تھا-

امراؤ- آہاہ- تو کیا آپنے نتو کو بھی دیکھا تھا-

رسوا- (مسکرا کے) "جی ہان- آپ ہی قیاس کیجیے-"

امراؤ- مرزا صاحب آپ کے مذاق بھی کیا درپردہ ہوتے ہین-

رسوا- خیر- آپ نے تو پردہ فاش کر دیا-

امراؤ- تو اچھا- اب تھوڑی دیر مذاق ہی رہے- میری سرگذشت کو آگ لگائیے

رسوا- مذاق کے لیے شب بھر باقی ہے- آپ اپنا قصہ کہیے-

امراؤ- دیکھیے دوسری ہوی- اچھا سنیے-

صبح سے دس گیارہ بجے تک تو مولوی صاحب کے پاس سے کسیکی مجال تھی کہ دم بھر کو کہین کھسک جائے- اِسکے بعد مولوی صاحب خاصہ کھانے جاتے تھے- اوس وقت تک ہمکو فرصت ملتی تھی- پھر ایک ایک کمرہ ہے اور ہم ہین- آج امیرجان کے پاس کل جعفری کے کمرے مین- پرسون بتن کے ہان- پھر جہان جاؤ- خاطر مدارات- میوہ-

مٹھائیان - حقہ - پان -

رسوا - آپ بچپنے ہی سے حقہ پیتی ہین -

امراؤ - جی ہان گوہر مرزا کی دیکھا دیکھی مجھے بھی ہوس ہوئی تھی - شوقیہ پیتی تھی پھر تو نگوڑی لت ہو گئی -

رسوا - گوہر مرزا صاحب تو چنڈو بھی پیتے تھے - عجب نہین آپ نے اسمین بھی اونکی ہوس کی ہو -

امراؤ - خدا نے اِس سے تو آجتک بچایا - مگر ہان افیون کی قسم نہین کھاتی - وہ بھی اب شروع کی ہے - کربلاے معلیٰ سے آنے کے بعد نزلے کی شدت ہوی - آئے دن نزکام رہتا تھا - حکیم صاحب نے کہا - افیون کھاؤ - کھانے لگی -

رسوا - اور وہ چیز نزلے کی رد کرنے والی -

امراؤ - اب اوسکا ذکر نہ کیجئے -

رسوا - تو کیا تائب ہو گئین -

امراؤ - مدت سے -

رسوا - واقعی کمبخت کیا بُری چیز ہے - اپنا تو یہ حال ہے -

بعد توبہ کے بھی ہے دل مین یہ حسرت باقی +
دے کے قسمین کوئی اِک جام پلا دے ہمکو +

امراؤ - ہائے کیا شعر کہا ہے - مرزا صاحب قسمین دلانے کو تو مین موجود ہون - پینے نہ پینے کا آپ کو اختیار ہے -

رسوا - آپ بھی شغل کیجیے گا ؟

امراؤ - توبہ ! -

رسوا - توبہ ! -

ابر بھی ہے ہوائے سرد بھی ہے
پھر وہ یادش بخیر یاد آئی

امراؤ - بس اب طبیعت کو روکیئے - جمائیان آنے لگین - للہ اس ذکر کو جانے دیجیے -

رسوا - جانے دیجیے -

امراؤ۔ مذاق سے بھی معاف رکھیے۔

اب نہ ہم منہ لگائین گے اوسکو
یاد آئی تو خیر یاد آئی ہے

رسوا۔ واللہ۔ امراؤ جان کیا شعر کہا ہے۔

امراؤ۔ تسلیم۔

دیکھکر مشہدِ ادا اونکو ہے
لالہ و گل کی سیر یاد آئی،

رسوا۔ ماشاء اللہ۔ طبیعت زوروں پہ ہے۔ کیوں نہو۔ عالمِ شباب کے ذکر کی یہ تاثیر

امراؤ۔ جی نہین۔ شراب کے ذکر کی یہ تاثیر ہے۔

زاہدو آج ہمکو پھر وہ شے ہے
جس سے ہے تمکو بیَر یاد آئی ہے

رسوا۔ اہاہا۔ کیا قافیہ نکالا ہے۔ اور کہا بھی خوب۔

کعبے سے پھر کے ہم ہوئے گمراہ
پھر وہی راہِ دَیر یاد آئی ہے

امراؤ۔ اے کیا کہنا۔ یہ "کعبے سے پھر کے"، کیا خوب کہا۔
مرزا صاحب اسے مطلع نہ کر دیجیے۔

پھر کے کعبے سے سیر یاد آئی
پھر ہمین راہِ دَیر یاد آئی ہے

رسوا۔ خاصہ۔

امراؤ۔ روشِ وحش وطیر یاد آئی
دشتِ وحشت کی سیر یاد آئی

رسوا۔ یہ بھی مطلع بُرا نہین ہے۔

امراؤ۔ یہ شعر ملاحظہ ہو۔

ہمکو بنت العنب سے شکوہ ہے
کیوں ہمین اوس لغیر یاد آئی

رسوا- مین تو کہتا ہون کہ طبیعت آج جودت پر ہے- اچھا یہ شعر سن لیجیے- اور پھر اپنا قصہ دوہرانا شروع کیجیے-

ہوا بھی ابر بھی گلزار بھی شراب بھی ہو
یہ سب تو ہو مگر اگلا سا وہ شباب بھی ہو

اُمراؤ- واہ مرزا صاحب آپ نے تو دل ہی مردہ کر دیا- خیر- آمدم برسر مطلب-
اسی طرح سے کئی برس میری زندگی کے خانم کے مکان پر گذرے- اس درمیان مین کوئی ایسا واقعہ نہین گذرا جس کا بیان ضروری ہو-
ہان خوب یاد آیا- بسم اللہ کی مِسّی بڑے دھوم دھام سے ہوئی- میری آنکھون کے دیکھتے شاہی سے لیکر اب تک پھر ویسی کسی کی نہین ہوئی- دلارام کی بارہ دری اس جلسے کے لیے سجی گئی تھی- اندر سے باہر تک روشنی تھی- شہر کی رنڈیان- ڈوم- ڈھاری- کشمیری- بھانڈ- سب تو تھے ہی- دُور دُور سے ڈیرہ دار طوائفین بلائی گئی تھین- بڑے نامی گوئیے دلّی تک سے آئے تھے- سات دن رات گانے بجانے کی صحبت رہی- خانم نے جیسا دل کھول کے حصے تقسیم کیے ہین اوسکا آج تک شہرہ ہے- بسم اللہ خانم کی اکلوتی لڑکی تھی جو کچھ ہوتا کم تھا- نواب چھبن صاحب نے اپنی دادی نواب عمدۃ الخاقان بیگم کا ورثہ پایا تھا- بہت ہی کمسن نوابزادہ تھا- خانم نے خدا جانے کن ترکیبون سے کیا مارا- بچارہ پھنس ہی تو گیا- پچیس تیس ہزار روپیہ نوابصاحب کے اس جلسے مین خرچ ہوے- اسکے بعد بسم اللہ نوابصاحب کی ملازم ہوئین- دم پوشش چاہتے تھے-
مرزا رسوا صاحب جو باتین آپ مجھسے پوچھتے ہین اونکا میری زبان سے نکلنا سخت مشکل ہے- یہ سچ ہے کہ رنڈیان بہت بیباک ہوتی ہین- مگر اس بیباکی کا ایک زمانہ خاص ہوتا ہے- سن کا تقاضا بھی کوئی چیز ہے- جوش جوانی کی وجہ سے جو باتین اپنی حد سے گذر جاتی ہین سن سے اوترکر اونمین کمی ضرور ہونا چاہیے- تاکہ اعتدال قائم رہے- آخر رنڈیان عورت ذات ہین- ان باتون کے پوچھنے سے آپ کو کیا فائدہ؟
رسوا- کچھ تو فائدہ ہے جو مین اصرار کر کے پوچھتا ہون- اگر آپ خواندہ نہوتین تو آپکے یہ سب عذر قابل سماعت ہوتے- پڑھے لکھون کو ایسی بیجا شرم نہین چاہیے-
امراؤ- اوہی! تو کیا پڑھنے لکھنے سے آنکھون کا پانی ڈھل جاتا ہے- یہ آپنے خوب کہی-

رسوا۔ اچھا اچھا تو آپ کہیے فضول باتون سے میرا وقت نہ ضائع کیجیے۔

امراؤ۔ کہین کسی اخبار مین نہ چھپوا دیجیے گا۔

رسوا۔ اور آپ کیا سمجھی ہین۔۔؟

امراؤ۔ ہائے فضیحت! توبہ کیجیے۔ مجھے بھی آپ اپنی طرح رسوا کرینگے۔

رسوا۔ خیر اگر میرے ساتھ آپ رسوا ہو گئی تو کوئی ایسی قباحت نہین ہے۔

رسوا سے کیون ملے ہو محبت جتا کے تم
چھوڑونگا اب نہ مین تمھین رسوا کیے بغیر

امراؤ۔ نوج۔ آپ سے کوئی محبت کرے۔

زاہد سے گفتگو ہو کہ ناصح سے بحث ہو
بنتی نہین ہے ذکر کسی کا کیے بغیر

رسوا۔ کس کا شعر ہے؟

امراؤ۔ یہ آپ مجھ سے کیون پوچھا کرتے ہین۔

رسوا۔ ہان سمجھا۔ تو یہ کہیے آپ نے بھی یہ غزل سُنی ہے۔

امراؤ۔ جاتے ہین جان بیچ کے بازارِ عشق مین
ہم آئین گے نہ حُسن کا سودا کیے بغیر

رسوا۔ اور وہ شعر یاد ہے۔ "تقاضا کیے بغیر"

امراؤ۔ وعدہ ہو یا کہ قول وہ ایسے ہین نامراد
ملتا نہین کچھ اون سے تقاضا کیے بغیر

رسوا۔ اور کوئی شعر یاد ہے۔

امراؤ۔ اور تو کوئی یاد نہین آتا۔

رسوا۔ یہ تو بہت بڑی غزل تھی۔ دیکھنا کہین نقل پڑی ہو تو مجھے دکھانا۔

امراؤ۔ اونھین سے نہ منگوا لو۔

رسوا۔ خود جا کے لکھ لاؤن تو ممکن ہے۔ وہ تو ہرگز نہ لکھین گے۔

امراؤ۔ یہ بھی کوئی بات ہے!۔

رسوا۔ جی ہان۔ آپ کو نہین معلوم۔ مسودے کے سوا غزل صاف کرنے تک کی قسم ہے۔

امراؤ- اچھا- ایکدن ہم آپ دونون چلین- ہان ایک شعر او ریاد آگیا-

ہر چند اسمین آپ ہی بدنام کیون نہون
باز آئینگے نہ وہ مرا چرچا کیے بغیر

اور سنیے-

غیرون کو ہے ستم کے تقاضے کا حوصلہ
چھوڑینگے یہ نہ عشق کو رسوا کیے بغیر

رسوا- میری بھی غزل اسی طرح مین تھی- مگر خدا جانے کیا ہوئی- صرف وہ مقطع یاد رہگیا تھا

امراؤ- مقطع پھر سنائیے- کیا خوب کہا ہے-

رسوا سے یون ملے ہو محبت جتا کے تم
چھوڑونگا اب نہ مین تمھین رسوا کیے بغیر

امراؤ- واقعی خوب کہا ہے مگر اسمین آپکے تخلص نے خاص لطف دیا-

رسوا- تخلص کا ذکر نہ کیجیے- ایک عنایت فرما کی عنایت سے شہر مین اب کئی رسوا موجود ہین- لوگ خواہ مخواہ اپنے اچھے خاصے تخلص چھوڑکے رسوا ہوئے جاتے ہین-- وہ لوگ میرا نام نہین جانتے نہین تو کیا عجب ہے لوگ نام بھی بدل ڈالین- مگر مین تو خوش ہون اسلیے کہ انگریزی رسم کے موافق باپ بیٹون کا نام ایک ہی ہوتا ہے- یہ سب میرے روحانی فرزند ہین- جس قدر نسل ترقی کریگی میرا نام روشن ہوگا-

---

رسوا- ٹے اب ٹالیے نہ- جو کچھ مین نے پوچھا ہے وہ تو کہنا ہی پڑے گا-

امراؤ- کیا زبردستی ہے- کیا بے شرمی کی باتین آپ پوچھتے ہین ؟"

رسوا- بیاہ براتون مین گالیان گانے سے زیادہ بے شرمی نہوگی-

امراؤ- آپ کے لکھنؤ مین تو رنڈیان گالیان نہین گاتین- ڈومنیان البتہ گاتی ہین- وہ بھی عورتون ہین- دیہات مین رنڈیون کو گانا پڑتی ہین مردون مین- واقعی مرزا صاحب شہر ہو یا دیہات- یہ رسم تو کچھ اچھا نہین ہے-

رسوا- آپکے کہنے سے اچھا نہین ہے- ہمنے اپنی ان آنکھون سے دیکھا ہے اور ان کانون سے سنا ہے اچھے اچھے شریف مرد آدمی عورتون مین حس کے شوقیہ گالیان